4. سب سے بڑا دردمند

سرسری مطالعہ

ایک تھا بادشاہ بہت نیک اور انصاف پسند' ساری رعایا اس سے بہت خوش تھی اور اسے بے حد چاہتی تھی ۔ بادشاہ بھی رعایا کا بڑا خیال رکھتا تھا۔اس کی حکومت میں کوئی دکھی نہ تھا۔

ایک مرتبہ بادشاہ بہت بیمار ہوا۔اتنا بیمار کہ جینے کی کوئی آس نہ رہی ۔ دوا نے کچھ کام نہ کیا۔آخر میں ناامید ہوکر سب نے دعا کا سہارا لیا۔تمام عبادت گاہوں میں بادشاہ کی صحت یابی کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔قیدیوں کو رہا کردیا گیا۔ ان گنت غلاموں کو آزادی ملی ۔غریبوں محتاجوں اور بیواؤں میں کھانے اور کپڑے تقسیم کیے گئے ۔ بادشاہ کی طبیعت آہستہ آہستہ سدھرنے لگی اور چند دنوں کے بعد وہ اچھا ہوگیا۔سارے شہر میں چراغاں کیا گیا خوب خوشیاں منائی گئیں۔

بادشاہ کو بیماری سے شفا تو مل گئی لیکن بادشاہ کا دل دُنیا سے اچاٹ ہوگیا۔وہ سوچنے لگا کہ اس زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ عمر کے باقی دن خدا کی عبادت اور اس کی یاد میں گزاروں۔ یہ سوچ کر ایک دن اس نے چاروں شہزادوں کو بلایا اور ان سے کہا اب میں اپنی زندگی کے باقی دن خدا کی یاد میں گزارنا چاہتا ہوں۔میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم میں سے کس کو اپنا جانشین اور تخت

© SCERT not to be republished

کا وارث بناؤں کیونکہ تم چاروں مجھے یکساں طور پر پیارے ہو۔تم سب میری آنکھوں کے تارے ہو بہت نیک اور لائق ہو۔ اس لیے میں نے ایک ترکیب سوچی ہے تم چاروں بھائیوں میں سے جو بھی سب سے بڑے دردمند انسان کو ڈھونڈ کر میرے سامنے لائے گا یہ تخت اور تاج اسی کو دے دوں گا۔اس کام کے لیے میں تمھیں ایک سال کا وقت دیتا ہوں۔

بادشاہ کی یہ بات سننے کے بعد شہزادوں نے سفر کی تیاری شروع کر دی اور اگلے دن چاروں شہزادے چار سمتوں میں سفر پر روانہ ہوئے۔

پہلا شہزادہ جنوب کی طرف گیا تھا۔ یہ تین ماہ بعد لوٹ آیا اس کے ساتھ ایک سوداگر تھا۔شہزادے نے سوداگر کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے کہا ابا حضور! یہ شخص ایک بڑا سوداگر ہے۔ اس نے خدا کی راہ میں اپنی ساری دولت خرچ کر دی ہے۔اس نے نمازیوں کے لیے جا بجا مسجدیں تعمیر کروائیں اور مسافروں کے لیے ان گنت سرائیں بنوائے۔ یہ آدمی پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے اور سات مرتبہ حج بھی کر چکا ہے۔اس سے بڑا دردمند آدمی شاید ہی کہیں ملے۔ بادشاہ نے کہا ایسے لوگ دنیا میں کم ہوتے ہیں۔واقعی یہ شخص غنی اور خلوص مند ہے۔اس کو شاہی محل میں ٹھہرایا جائے۔

دوسرا شہزادہ شمال کی سمت گیا تھا۔ وہ چھ ماہ کے بعد لوٹ آیا' اس کے ساتھ ایک سنجیدہ و باوقار آدمی تھا۔ جس کے چہرے پر علم کا نور چمک رہا تھا۔ دوسرے شہزادے نے اس آدمی کو بادشاہ کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا ابا حضور! یہ شخص بہت بڑا عالم ہے اس نے بے شمار کتابیں پڑھی ہیں مذہب کی ساری باریکیوں کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ اس میں سر سے پیر تک خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔ یہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ سب کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کرتا ہے۔ کسی جاندار کو نہیں ستاتا۔ غرض یہ کہ اس کے کردار میں ذرا سی بھی برائی نہیں ہے۔ اس سے بڑا دردمند اور قابل آدمی کوئی نہ ہوگا۔

بادشاہ نے کہا یہ بہت خوبیوں کا مالک ہے۔ اس کے کردار میں کوئی خرابی نہیں اس کے علم میں بھی کسی کو کلام نہیں۔ بے شک یہ ایک نیک اور عاقل آدمی ہے' اسے عزت کے ساتھ شاہی محل میں ٹھہرایا جائے۔

تیسرا شہزادہ مغرب کی سمت سے لوٹ آیا۔ اس کے ساتھ ایک فقیر تھا۔ شہزادہ نے بادشاہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔ ابا حضور! یہ بزرگ ایک خدا رسیدہ فقیر ہے۔ سنا ہے کہ کسی زمانے میں ایک ملک کے بادشاہ تھے۔ لیکن خدا کی راہ میں تخت و تاج ملک و مال چھوڑ کر فقر و فاقہ کی زندگی اختیار کر لی۔ روکھی سوکھی جو بھی ملے کھا لیتے ہیں۔ رات دن عبادت کرتے رہتے ہیں' یہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا کی یاد میں صرف کرتے ہیں۔ عبادت اور قناعت میں کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ میری نظر میں سب سے بڑے دردمند انسان یہی ہیں۔ بادشاہ نے ان کی بھی تعریف کی اور عزت و احترام سے محل میں ٹھہرایا۔

ایک سال ہونے میں ابھی ایک ہفتہ باقی تھا۔ ہفتہ کے آخری دن مشرق کی سمت سے چوتھا شہزادہ لوٹ آیا۔ اس کے ساتھ ایک دبلا پتلا بھکاری نما آدمی تھا۔ جس کے کپڑے پرانے اور میلے تھے اور ان میں جگہ جگہ پیوند لگے تھے۔ سر پر ٹوپی تھی اور نہ پیر میں جوتی۔ ڈری ڈری آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ تینوں شہزادے اسے دیکھ کر ہنسنے لگے۔

چوتھے شہزادے نے بادشاہ سے کہا ابا حضور میں آپ کے حکم کے مطابق سب سے دردمند انسان کی تلاش میں دربدر بھٹکتا پھرا ہوں۔ اس دنیا میں دردمند انسانوں کا ملنا مشکل ہے۔ سب سے بڑے دردمند انسان کی تلاش تو اور بھی مشکل ہے۔ ایک مقام پر شہر کے لوگوں نے کوڑھ کے مرض میں مبتلا ایک شخص کو شہر کے باہر لا ڈالا تھا۔ جہاں پڑے پڑے بھوک اور پیاس

کے مارے وہ ایک دو دن میں مر جاتا۔ اتفاق سے اس آدمی کا ادھر سے گذر ہوا۔ کوڑھی کو اس حال میں پا کر اسے اٹھایا، دلاسا دیا، اس کے زخموں کو صاف کر کے پٹیاں باندھیں۔ شہر جا کر کوڑھی کے لیے دوا اور کھانے کا انتظام کیا۔ اس کے پاس جو کچھ روپیہ پیسہ تھا وہ اس کی بیماری اور علاج معالجے میں ختم ہو گئے۔ مجبوراً بے چارہ محنت مزدوری کرنے لگا اور انہیں پیسوں سے کوڑھی کے لیے کھانا اور دوائیں خرید لاتا۔ روزآنہ کوڑھی کو کھانا کھلاتا اس کے زخم صاف کرتا، مرہم لگاتا۔ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے اس کی بے لوث خدمت، ہمدردی اور کوششوں سے کوڑھی کو ایک نئی زندگی ملی۔ یہ شخص خود بے حد غریب اور نادار ہے دردمند لفظ کے معنی بھی نہیں جانتا لیکن اس کے دل میں دردمندی کا جذبہ موجود ہے۔

بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور بولا شاباش میرے بچے تم سب سے بڑے دردمند انسان کو ڈھونڈ کر لانے میں کامیاب ہوئے۔ آج سے یہ تخت و تاج تمہارا ہے۔ (ماخوذ)

سوالات

1. بادشاہ کی صحت یابی کے لیے کیا کیا اقدامات کیے گئے۔
2. بادشاہ کو شفا ملنے پر عمر کے باقی دن وہ کیسے گذارنا چاہتا تھا؟
3. بادشاہ نے اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکے کو شہزادہ بنانے کے لیے کیا شرائط رکھیں؟
4. بادشاہ نے چوتھے لڑکے کو ہی اپنا تخت و تاج کیوں سونپ دیا؟